از عدالت عظمی

حکومت تمل ناڈو اور دیگران

بنام

ایس- ویل راج

19 دسمبر 1996

[ایس۔سی۔اگراول اور جی۔ٹی۔ناناوتی، جسٹسز]

ملازمت قانون–تمل ناڈو پولیس ماتحت ملازمت (نظم وضبط اور اپیل) قواعد 1955–قاعدہ 2–بدانتظامی کے لیے محکمہ جاتی انکوائری–جرمانہ–ڈیوٹی کے دوران مفتی میں اور نشے کی حالت میں اعلی افسر کے سامنے پیش ہونے والا پولیس افسر–مجموعی بدانتظامی اور محکمہ جاتی کارروائی شروع کرنے اور لازمی ریٹائرمنٹ کی سزا عائد کرنے کے لیے "اچھی اور کافی وجہ" ہے–فرد جرم–جاری کرنے کا مجاز اتھارٹی–تقرری اتھارٹی کے ذریعے جاری کرنے کی ضرورت نہیں ہے–انکوائری میں پیش کردہ ثبوت–دوبارہ تعریف–ٹریبونل شواہد کی دوبارہ جانچ نہیں کرسکتا جب یہ دعوی نہیں کیا گیا تھا کہ نتائج پر پہنچے ہیں۔ثبوت کی بنیاد متضاد ہے۔

مدعا علیہ، تمل ناڈو پولیس میں ایک ہیڈ کانسٹیبل، شرابی حالت میں اور ڈیوٹی کے دوران مفتی میں پائے جانے پر فرد جرم کیا گیا تھا۔ چارج میمو ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے جاری کیا تھا جو تقرری کا اختیار نہیں تھا۔ تفتیش کے بعد، الزامات کو ثابت کیا گیا اور سزا کے ذریعے اسے کانسٹیبل گریڈ–I کے طور پر واپس کر دیا گیا۔ مدعا علیہ نے حکم کے خلاف اپیل کی، لیکن اپیلٹ اتھارٹی کا خیال تھا کہ سزا نرم تھی اور اس نے جرمانے میں اضافے کے لیے شوکاز نوٹس جاری کیا۔ بالآخر وہ لازمی طور پر ریٹائر ہو گئے۔ مدعا علیہ نے تادیبی تحقیقات اور سزا کو چیلنج کیا، اور ٹریبونل نے درخواست کی اجازت دی اور سزا کے حکم کو کالعدم قرار دیا اور تمام نتیجے کے فوائد کے ساتھ اس کی بحالی کی ہدایت کی۔ ٹریبونل کے مذکورہ فیصلے کے خلاف ریاستی حکومت نے موجودہ اپیل کو ترجیح دی ہے۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد.1: ٹریبونل کا یہ مؤقف غلط تھا کہ مدعا علیہ کے خلاف تادیبی کارروائی کا کوئی جائز آغاز نہیں کیا گیا تھا کیونکہ فرد جرم ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس نے جاری کی تھی، جو تقرری کا اختیار نہیں ہے۔ قواعد میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے جس کے تحت چارج میمو صرف تقرری کرنے والے اتھارٹی یا اعلی عہدے پر فائز اتھارٹی کے ذریعے جاری کیا جائے۔[455–A؛455–D-E؛454–H]

انسپکٹر جنرل آف پولیس بنام تھواسپین، [1996] 2 ایس سی سی 145، پر انحصار کیا۔

.2. ٹریبونل نے شواہد کی جانچ پڑتال میں اپنے دائرہ اختیار کی خلاف ورزی کی گویا کہ وہ ایک اپیلٹ اتھارٹی ہے۔ٹریبونل نے شواہد کی دوبارہ جانچ کرنے اور یہ مؤقف اختیار کرنے میں غلطی کی کہ وہ اس میں عدم مطابقت کی وجہ سے قبول کیے جانے کے لائق نہیں ہے۔ٹریبونل مجرمانہ مقدمہ نہیں چلا رہا تھا اور اس لیے مدعا علیہ کو یہ کہہ کر بری نہیں کرنا چاہیے تھا کہ یہ" تمام شکوک وشبہات سے بالاتر ثابت نہیں ہوا کہ اپیل گزار نے ممنوعہ شراب کا استعمال کیا تھا"۔انکوائری آفیسر کے ذریعے درج کیے گئے اور اپیلٹ اتھارٹی کے ذریعے تصدیق شدہ نتائج انکوائری کے دوران پیش کیے گئے شواہد پر مبنی تھے اور یہاں تک کہ یہ دعوی بھی نہیں کیا گیا کہ نتائج غلط تھے۔اس لیے یہ ٹریبونل کے لیے کھلا نہیں تھا کہ وہ متضاد نتائج ریکارڈ کرے اور یہ قرار دے کہ مدعا علیہ کے خلاف الزام ثابت نہیں ہوا تھا۔[455–ایف–ایچ]

.3.1۔ٹریبونل کا یہ فیصلہ بھی غلط تھا کہ مدعا علیہ کے خلاف جو الزام لگایا گیا تھا وہ بدسلوکی کے عمل کے مترادف نہیں تھا۔تمل ناڈو پولیس ماتحت خدمات (نظم وضبط اور اپیل) قواعد، 1955 کے 1 قاعدہ 2 کے تحت، خدمت کے کسی رکن کو" اچھی اور کافی وجہ" کے لیے سزا دی جا سکتی ہے۔ٹریبونل کو اس زاویے سے معاملے کی جانچ کرنی چاہیے تھی۔مدعا علیہ کی" شرابی حالت" اور ڈیوٹی کے دوران اس کا "مفتی" میں ہونا سنگین بدانتظامی ہے اور محکمہ جاتی کارروائی شروع کرنے اور لازمی ریٹائرمنٹ کی سزا عائد کرنے کی یہ اچھی اور کافی وجہ ہے۔[456–اے–سی]

.3.2. پولیس کو ایک نظم وضبط والا دستہ ہونا چاہیے اور پولیس دستے کے رکن کو نظم وضبط کے ساتھ برتاؤ کرنا چاہیے خاص طور پر جب وہ ڈیوٹی پر ہو۔مقدمے کے حقائق اور حالات کے پیش نظر مدعا علیہ پر عائد سزا حد سے زیادہ نہیں ہے۔[456–سی–ای]

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1995: کی دیوانی اپیل نمبر 9385۔

1992 کے ٹی اے نمبر 271 میں تامل ناڈو ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے مورخہ 19.4.94 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے اریوتھم اینڈ کمپنی

جواب دہندہ کی طرف سے ایس سری نواسن۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ناناوتی، جے۔:اس اپیل کی سماعت 1994 کی دیوانی اپیل نمبر 4187 کے ساتھ کی گئی تھی لیکن ہم اسے ایک علیحدہ فیصلے کے ذریعے نمٹ رہے ہیں۔

مدعا علیہ ایک ہیڈ کانسٹیبل ہے اور اس طرح تمل ناڈو پولیس ماتحت ملازمت کا رکن ہے۔ 20.7.84 پر اسے 7.7.84 پر کی گئی

بدانتظامی کے جرم میں چارج میمو پیش کیا گیا اوراس کے بعد اس کے خلاف محکمہ جاتی تفتیش شروع کی گئی۔ الزام ثابت کر دیا گیا اور سزا کے ذریعے اسے نچلے درجے یعنی ہیڈ کانسٹیبل سے پولیس کانسٹیبل گریڈ اول میں واپس کر دیا گیا۔ اس نے اس حکم کے خلاف اپیل کی۔ چونکہ اپیلٹ اتھارٹی کا خیال تھا کہ مدعا علیہ پر عائد سزا بہت نرم تھی اس لیے اس نے جرمانے میں اضافے کے لیے اسے شوکاز نوٹس جاری کیا۔ اس کی اپیل مسترد کر دی گئی اور سزا کے طور پر اسے لازمی طور پر ریٹائر کر دیا گیا۔ اس کے بعد مدعا علیہ نے مدراس عدالت عالیہ میں ایک عرضی درخواست دائر کی جس میں نہ صرف اس پر عائد سزا کو چیلنج کیا گیا بلکہ اس کے خلاف تحقیقات کا آغاز بھی کیا گیا۔ اس درخواست کو تمل ناڈو ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل میں منتقل کر دیا گیا تھا اور اس کا نمبر 1992 کا ٹی اے نمبر 271 تھا۔

مدعا علیہ کے خلاف الزام یہ تھا کہ 7.7.84 پر اسے سب ڈویژنل جوڈیشل مجسٹریٹ، اسیلمپٹی کے سامنے زیر التواء مقدمے میں شرکت کے لیے تعینات کیا گیا تھا۔ وہ پولیس اسٹیشن سے نکلا اور تقریبا 8 بجے اس کے پاس واپس آیا اور پولیس کے سب انسپکٹر کے سامنے رپورٹ کیا جو پولیس اسٹیشن کا انچارج تھا۔ اس وقت وہ نشے میں تھے اور مفتی میں تھے۔ تفتیش کے دوران شواہد سے یہ ثابت ہوا کہ مدعا علیہ نشے کی حالت میں تھا، کہ اس نے پولیس کے سب انسپکٹر کے سامنے اعتراف کیا تھا کہ اس نے آراک کھایا تھا اور وہ اس وقت ڈیوٹی پر ہونے کے باوجود مفتی میں تھا۔ یہ حقیقت کہ وہ مفتی میں تھا، متنازعہ نہیں تھی لیکن گواہوں سے جرح میں یہ تجویز کرنے کی کوشش کی گئی کہ وہ اکثر پیٹ میں درد کا شکار تھے اور اس لیے دوائی لے رہے تھے۔ اس نے اپنے دفاع میں ایک ڈاکٹر کا بھی معائنہ کیا جس نے کہا کہ اس نے پیٹ کے درد کے لیے بی جی فوس نامی دوا تجویز کی تھی اور اگر اس دوا کی کافی مقدار کا استعمال کیا گیا تو شراب کی بو آئے گی اور آنکھیں سرخ ہو جائیں گی۔

ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ مدعا علیہ کے خلاف تحقیقات کا آغاز برا تھا کیونکہ چارج میمو ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس نے جاری کیا تھا جو تقرری کا اختیار نہیں تھا اور یہ قانون کا ایک طے شدہ اصول ہے کہ صرف تقرری کرنے والا اتھارٹی تادیبی کارروائی کر سکتا ہے اور یہ کہ مذکورہ اختیار کو تفویض نہیں کیا جا سکتا۔ اہلیت کے لحاظ سے، ٹریبونل نے شواہد پر ایسا غور کیا جیسے وہ اپیل میں بیٹھا ہوا اور فیصلہ دیا کہ شواہد متضاد تھے اور یہ تمام شکوک وشبہات سے بالاتر ثابت نہیں ہوا کہ اس نے ممنوعہ شراب کا استعمال کیا تھا۔" اس نے یہ بھی مؤقف اختیار کیا کہ نہ تو پولیس فورس کے کسی رکن کی طرف سے شراب کا استعمال اور نہ ہی تھانے میں مفتی کی موجودگی کو بدانتظامی کا عمل سمجھا جا سکتا ہے۔ اس نے یہ بھی مؤقف اختیار کیا کہ اپیلٹ اتھارٹی نے سزا میں اضافہ کرنے سے پہلے مقررہ طریقے سے انکوائری نہیں کی تھی اور اس لیے اس کی طرف سے منظور کیا گیا حکم بھی غلط تھا۔ اس لیے اس نے درخواست کی اجازت دی، سزا کے متنازعہ حکم کو کالعدم قرار دیا اور حکام کو ہدایت کی کہ وہ مدعا علیہ کو تمام نتائج کے فوائد کے ساتھ بحال کریں۔

اپیل کنندہ کے وکیل نے دعوی کیا کہ ٹریبونل نے یہ فیصلہ دیتے قابل قانون کی غلطی کی ہے کہ مدعا علیہ کے خلاف تادیبی تحقیقات کا آغاز جائز نہیں تھا۔ انہوں نے پیش کیا کہ تمل ناڈو پولیس ماتحت خدمات (نظم وضبط اور اپیل) قواعد، 1955 میں کچھ بھی نہیں ہے جس کے تحت چارج میمو صرف کسی تقرری اتھارٹی یا اعلی عہدے پر فائز اتھارٹی کے ذریعے جاری کیا جانا چاہیے۔ یہ نقطہ اب انسپکٹر جنرل آف پولیس بنام تھواسپن، [1996] 2 ایس سی سی 145 میں اس عدالت فیصلے سے احاطہ کرتا ہے۔ اس لیے ہم یہ مانتے ہیں کہ ٹریبونل کا یہ مؤقف غلط تھا کہ مدعا علیہ کے خلاف تادیبی کارروائی کا کوئی جائز آغاز نہیں تھا۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے بھی اپنی تنقید میں درست کہا کہ ٹریبونل نے شواہد کی جانچ پڑتال میں اپنے دائرہ اختیار کی خلاف ورزی کی گویا کہ وہ ایک اپیلٹ اتھارٹی ہے۔اس نکتے پر قانون بھی اب اچھی طرح سے طے شدہ ہے۔ٹریبونل نے واضح طور پر شواہد کی دوبارہ جانچ کرنے اور یہ مؤقف اختیار کرنے میں غلطی کی کہ وہ اس میں عدم مطابقت کی وجہ سے قبول کیے جانے کے لائق نہیں ہے۔ٹریبونل مجرمانہ مقدمہ نہیں چلا رہا تھا اور اس لیے مدعا علیہ کو یہ کہہ کر بری نہیں کرنا چاہیے تھا کہ یہ" تمام شکوک وشبہات سے بالاتر ثابت نہیں ہوا کہ درخواست گزار نے ممنوعہ شراب کا استعمال کیا تھا" ۔انکوائری آفیسر کے ذریعے درج کیے گئے اور اپیلٹ اتھارٹی کے ذریعے تصدیق شدہ نتائج انکوائری کے دوران پیش کیے گئے شواہد پر مبنی تھے اور یہاں تک کہ یہ دعویٰ بھی نہیں کیا گیا کہ مذکورہ نتائج غلط تھے۔اس لیے یہ ٹریبونل کے لیے کھلا نہیں تھا کہ وہ متضاد نتائج ریکارڈ کرے اور یہ مانے کہ مدعا علیہ کے خلاف الزام ثابت نہیں ہوا تھا۔

ٹریبونل کا یہ فیصلہ بھی غلط تھا کہ مدعا علیہ کے خلاف جو الزام لگایا گیا تھا وہ بدانتظامی کے عمل کے مترادف نہیں تھا۔قواعد کے قاعدے 2 کے تحت سروس کے کسی رکن کو اچھی اور کافی وجہ سے سزا دی جا سکتی ہے۔اس لیے ٹریبونل کو اس زاویے سے معاملے کی جانچ کرنی چاہیے تھی۔مدعا علیہ جب رات 8 بجے 7.7.84 پر پی۔ایس۔آئی کے سامنے پیش ہوا تو ڈیوٹی پر تھا۔وہ پی ایس آئی کو اطلاع دینے کے لیے پولیس اسٹیشن واپس آیا تھا کہ اس نے پہلے دی گئی ہدایات کے حوالے سے کیا کیا تھا۔اس وقت وہ نشے کی حالت میں پایا گیا اور مفتی میں تھا۔اس نے پی۔ایس۔آئی کے سامنے اعتراف بھی کیا تھا کہ اس نے ارک کھایا تھا اور اسی وجہ سے اسے شراب کی بو آرہی تھی۔اس تناظر میں، اس بات پر غور کرنے کی ضرورت تھی کہ آیا اس کے خلاف تادیبی کارروائی شروع کرنے اور لازمی ریٹائرمنٹ کی سزا عائد کرنے کیا چھی اور کافی وجہ ہے یا نہیں۔پولیس فورس کو ایک نظم وضبط والا فورس ہونا چاہیے اور پولیس فورس کے ایک رکن کو نظم وضبط کے ساتھ برتاؤ کرنا چاہیے خاص طور پر جب وہ ڈیوٹی پر ہو۔مدعا علیہ اگرچہ اسے سرکاری کام کے لیے بھیجا گیا تھا اور ڈیوٹی پر تھا لیکن اسے مفتی میں اور آراک کھانے کے بعد نشے کی حالت میں پولیس اسٹیشن واپس بھیج دیا گیا۔وہ اپنے اعلیٰ افسر کو اطلاع دینے کے لیے پولیس اسٹیشن واپس آیا تھا کہ اسے جو کام سونپا گیا تھا اس کا کیا ہوا۔ان حالات میں اس کے رویے کو سنگین بدانتظامی کا عمل ماننا پڑتا ہے۔یہ سمجھنا مشکل ہے کہ ٹریبونل کس طرح خود کو اس کے برعکس نظریہ اختیار کرنے پر آمادہ کرسکتا ہے۔اس کیس کے حقائق اور حالات کے پیش نظر یہ کہنا ممکن نہیں ہے کہ اس پر جو سزا عائد کی گئی تھی وہ انتہائی حد سے زیادہ تھی۔اپیلٹ اتھارٹی نے اس کے پچھلے ریکارڈ پر غور کرنے کے بعد اور اسے مجوزہ اضافے کے خلاف وجہ بتانے کا موقع دینے کے بعد سزا کا حکم منظور کیا تھا۔اگرچہ ٹریبونل نے فیصلہ دیا ہے کہ انکوائری اپیلٹ اتھارٹی کے ذریعے قواعد کے مطابق نہیں کی گئی تھی لیکن اس بات کی نشاندہی نہیں کی گئی ہے کہ قاعدے کی کس ضرورت کی تعمیل نہیں کی گئی تھی۔اس لیے ٹریبونل اس معاملے میں بھی غلط تھا۔نتیجے میں، اس اپیل کی اجازت دی جاتی ہے اور ٹریبونل کے ذریعے منظور کردہ حکم کو کالعدم قرار دے کر مسترد کر دیا جاتا ہے۔تاہم، مقدمے کے حقائق اور حالات کے پیش نظر، اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

ایچ۔کے۔

اپیل کی منظوری دی جاتی ہے۔

Meraj U Din Sofi
2024.10.09 17:19
I am the author of this document